Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۲۹۵

ماہنامہ

المشیر راولپنڈی

جلد نمبر ۱۳ بابت ماہ جولائی و اگست ۱۹۷۱ء: شمارہ ۸۔۷

مدیر :-

یوسف جلیل

سالانہ چندہ پانچ روپے

پروفیسر یوسف جلیل نے فیروز سنز لمیٹڈ پریس سے چھپوا کر
کرسچین سٹڈی سنٹر ۱۲۸ سیف اللہ لودھی روڈ راولپنڈی سے شائع کیا ،

Scanned with CamScanner

المشیر

مدیر : پروفیسر یوسف جلیل
ادارتی دفتر : یوسف جلیل ، گارڈن کالج ، راولپنڈی (مغربی پاکستان)
سرپرست : کرسچن سٹڈی سنٹر ، سیف اللہ لودھی روڈ ، راولپنڈی (مغربی پاکستان)
مجلس ادارت : ۱ - یوسف جلیل ایم - اے (عربی) ایم - اے (فارسی) ایم - اے (اسلامیات) ایم - اے (اردو) ایم - او - ایل (پنجاب)
۲ - ڈاکٹر ایم - اے قیوم ڈسکوی ، ایم - اے (نیویارک) ، بی ڈی (سیرامپور) ، ڈی - ڈی (مسکنگم) -
۳ - دی ریورنڈ بائرن ، ایل - ہینز - ایم - ایس سی (الینوئے) ، بی ڈی (مکورمک) پی - ایچ - ڈی (هارورڈ) -
۴ - دی ریورنڈ جان، سلونمپ، بی - ڈی، ڈی - آر - ایس ، فری یونیورسٹی (ایمسٹرڈیم)
۵ - دی ریورنڈ جے - ڈڈلی وڈبری ایم - اے (امریکن یونیورسٹی بیروت) بی - ڈی (فلر) ، پی - ایچ - ڈی (هارورڈ) -

ادارتی زاویائے نگاہ : اس مجلہ میں شائع ہونے والے مضامین بالخصوص تعلیم و واقفیت کی نظر سے لکھے جائیں گے - موضوعات سٹڈی سنٹر کے زاویہ' نگاہ کے مطابق ہوا کریں گے - بہر کیف عالمی کلیسیاء کے مخابرات ، کتابوں کے تبصرے اردو اخبارات سے تراشے اور پاکستانی کلیسیاء کی خبروں کے چھپنے کا امکان ہوا کرے گا -

۲ - مضامین اردو انگریزی دونوں زبانوں میں ہوا کریں گے -

۳ - مضامین تمام مسیحی کلیسیاؤں کے لکھے پڑھے لوگوں کے لئے ہوا کریں گے اور پاکستانی ثقافت اور دینی واقفیت کے آئینہ دار ہوا کریں گے اس لئے مناظرانہ، متعصبانہ اور مبالغانہ مضامین کی اشاعت سے ہمیشہ گریز کیا جائیگا لیکن ہر قسم کے عالمانہ اور دینی واقفیت میں اضافہ کرنے والے مضامین کا خیر مقدم ہوا کرے گا خواہ وہ کسی بھی زاویہ' نگاہ کے ماتحت لکھے گئے ہوں -

۴ - مضامین اپنے معیار ، اپنی مناسبت اور جامعیت کی رو سے اشاعت کیلئے قابل قبول ہوا کرینگے مضمون نگار کے مذہبی عقائد مضامین کی مقبولیت میں کبھی مانع نہ ہوں گے-

۵ - شائع شدہ مضامین میں پیش کردہ زاویائے نگاہ مضمون نگاروں کے ہوا کرینگے سٹڈی سنٹر اور مجلس ادارہ کے نہیں-

بدل اشتراک : یہ مجلہ سٹڈی سنٹر کے تمام ارکان کو مفت بھیجا جایا کریگا اور وہ اصحاب جو سٹڈی سنٹر کے رکن نہیں ہونگے ان سے مندرجہ ذیل شرح کے مطابق سالانہ چندہ لیا جائے گا ، تمام چندے ریورنڈ بائرن ایل ہنیز ۱۲۸ سیف اللہ لودھی روڈ کو بھیجے جائیں پاکستان پانچ روپے سالانہ : طلباء سے تین روپے سالانہ : بیرونی ممالک ۲-۵۰ ڈالر یا ۱ پونڈ

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

شعلہ و شبنم

وحدت نسبتی جو وحدت ذاتی کی تفسیر و توضیح ہے - یا وحدت فی الکثرت اور کثرت فی الوحدت جس کی حقیقت و ماھیت ذات واحدہ میں کثرت اقانیمی یا خدا کی واحد ذات میں باپ بیٹے اور روح القدس یعنی وجود - کلام اور حیات کی کثرت سے ظاھر و باھر ھے - دین مسیحیت کی اصل و بنیاد ھے - اس کے انکار سے تمام عقائد مسیحی کی نفی لازم آتی ھے - کتاب مقدس میں جگہ جگہ اس کا بیان و اظہار موجود ھے - تجسم - الوھیت مسیح - کفارہ اور المسیح کی آمدثانی کا اصل الاصول وحدت نسبتی ھے - وحدت ھی دین مسیحی کی روح رواں ھے -

وحدت نسبتی یا باپ بیٹے اور روح القدس یا وجود - کلام اور حیات کی وحدت ھر مسیحی کے اخلاق پر یہ اثر ڈالتی ھے کہ وہ اپنے ملک میں رھتے ھوئے قابل تعریف شہری اور محب وطن ھوتا ھے - بلکہ وہ اپنے ملک کے ھر باشندے سے ھمدردی اور محبت کرتا ھے اور مسئلہ کفارہ کے معتقد ھونے کے باعث موت کو ناچیز اور حقیر تصور کرتا ھے اس لئے وہ اپنے وطن عزیز کی خاطر ھر ممکن قربانی کرنے سے گریز نہیں کرتا اور یہ امر ھر لحظہ اس کے پیش نظر رھتا ھے کہ اگرچہ اس کے وطن عزیز میں کثیرالتعداد لوگ رھتے ھیں جو مذھب عقیدہ اور نظریات کے اعتبار سے اس سے مختلف ھیں لیکن ایک ھی ملک کے شہری اور ایک ھی مٹی سے پیدا ھونے کے اعتبار سے وہ سب کو ایک ھی قوم سمجھتا ھے - اسی حقیقت کو مدنظر رکھتے ھوئے پولوس رسول کہتے ھیں ’’ اعلیٰ حکومتوں کے تابع رھو کیونکہ اعلیٰ حکومتیں خدا کی طرف سے ھوتی ھیں - مقدس پطرس لکھتے ھیں ’’ پس خداوند کی خاطر ھر ایک انسانی نظام کے تابع رھو - بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے اعلیٰ ھے - حاکموں کے اس لئے کہ وہ اس کے بھیجے ھوئے ھیں تاکہ بدکاروں کو سزا دیں اور نیکو کاروں کی تعریف کریں کیونکہ خدا کی مرضی یوں ھے کہ تم اچھے اعمال کرکے بیوقوف آدمیوں کا منہ بند کر دو - پطرس $\frac{2}{13-15}$

ظاھر ھے کہ جس دین کے مقلد اس قسم کی تعلیمات سے بہرہ ور ھوں وہ باغی غدار اور جاسوس نہیں ھوسکتے بلکہ وقت آنے پر اپنے ملک کی عزت و ناموس کی خاطر

Scanned with CamScanner

جانی و مالی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ہر حقیقی مسیحی ہر فرد کے دکھ درد اور مصیبت میں شریک ہوتا ہے اور رفاہ عامہ کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور ہر دم اسی تگ و دو میں رہتا ہے کہ وہ اپنے کاموں کے لئے کوئی ایسا کار نمایاں کرے جس سے اس کے وطن عزیز کا وقار اکناف عالم میں بڑھے۔

وہ جنگ کے موقع پر اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرتا ہے۔ اسے یقین کامل ہوتا ہے کہ جنگیں المسیح کی آمد ثانی کا پیش خیمہ ہیں اور المسیح تمام تاریخ عالم اور حوادث و حالات میں موجود ہوتا ہے۔ جنگیں نہ صرف اس کی آمدثانی پر دلالت کرتی ہیں بلکہ وہ خود رب الافواج ہے چنانچہ یشوع $\frac{5}{13-15}$ میں مرقوم ہے "اور جب یشوع یریحو کے نزدیک تھا تو اس نے نظر اٹھائی اور دیکھا کہ ایک آدمی اس کے مقابل کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے تو یشوع اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کیا تو ہماری طرف ہے یا ہمارے دشمنوں کی طرف۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں خدا کے لشکر کا سردار ہوں اور اس وقت آیا ہوں۔ تب یشوع اپنے منہ کے بل زمین پر گرا اور سجدہ کیا اور کہا اے خداوند! تو اپنے بندے کو کیا حکم دیتا ہے تب خداوند کے لشکر کے سردار نے یشوع سے کہا کہ اپنے پاؤں سے اپنی جوتی اتار کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے پاک ہے سو یشوع نے ایسا ہی کیا "

دنیا کی اقوام کے لشکر جو حق و صداقت کے حامی ہوتے ہیں المسیح ان کا سپہ سالار، سردار بلکہ رب ہوتا ہے لیکن علیٰ فرق مراتب حقیقت و صداقت ہر جگہ ہے اس لئے تمام افواج عالم کا سپہ سالار و سردار نادیدنی طور پر المسیح ہے جو یوم الدین کے لئے سطح ہموار کر رہا ہے۔ اگر کلیسیا صحیح معنوں میں کلیسیا ہے تو وہ المسیح کی آمدثانی کی راہ تیار کرنے میں شریک و شامل ہوتی ہے۔ آمدثانی محبت و رحمت کے تقاضے کے مطابق نہ ہوگی بلکہ انصاف اور قہر و غضب کے تقاضے کے مطابق ہوگی۔ خدا کا انصاف اور قہر و غضب جنگ و جدل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کا مظہرا کمل یوم الدین یا المسیح کی آمدثانی ہے۔

معلوم ہوا کہ سچا اور حقیقی مسیحی ملک و قوم اور وطن عزیز کی حفاظت و نگہداشت کو مذہبی فریضہ خیال کر کے جنگ میں حصہ لیتا ہے اور المسیح جنگ کی تباہ کاریوں میں اس کا محافظ و نگہبان ہوتا ہے۔ اس نکتہ نظر کے ماتحت وہ جرات و شجاعت اور بے باکی میں بے مثال ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اگر کوئی مسیحی نام نہاد مسیحی ہے اور اگر کلیسیا صحیح معنوں میں کلیسیا نہیں۔ اگر وہ تعلیمات انجیل پر کار بند نہیں تو المسیح حوادث عالم اور مہیب جنگوں کی آغوش میں ایک نئی کلیسیا تعمیر کرتا ہے۔ دور حاضرہ پاکستانی کلیسیا کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے وہ اپنے آپ کا جائیزہ لے اور تمام خامیوں، داغوں اور جھریوں کو دور کر کے بے عیب کلیسیا بنے تو عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ وہ تمام شکوک سے بالاتر رہے گی وہ ملک و قوم کی خیر خواہ متصور ہوگی اور جنگوں اور مصائیب و تکالیف میں سے گزر کر اپنے حسن و جمال میں ایک نئی رعنائی و دلکشی پائے گی۔

اب جبکہ کہ افق پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں پاکستانی کلیسیا کے افراد اس حقیقت کو پیش نظر رکھیں کہ مسیحی تعلیمات کے اعتبار سے ملک کی خیر خواہی اور وفاداری کا مذہبی فریضہ ان پر عائد ہوتا ہے اور ملک کی سالمیت کے لئے جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کرنا اس کا فرض اولین ہے۔

پانیوں پر چل کے آیا ڈگمگاتی ناؤ پاس
ہیبت طوفاں سے شاگردوں کے دل تھے جب نراس

بحر و بر کا خالق و مالک خداوند مسیح
فاتح گرداب ہستی کو نہیں کوئی ہراس

شدت طوفاں سے لرزیگا نہ اپنا دل کبھی
ہمت مومن بھی، ڈھارس بھی مسیحا کی کراس

— قیوم عارف ڈسکوی

Scanned with CamScanner

ظہورِ کفارہ سے پہلے ازمنہ کے بنی آدم

— پادری عبدالحق

از روئے انجیل مقدس یہ مانا جاتا ہے کہ کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پائیں اعمال $\frac{4}{12}$ اور یسوع نے اس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا یوحنا $\frac{4}{6}$ تو اس بات پر غور کرنا ضروری ٹھہرتا ہے کہ اگر یہ سچ ہو تو خداوند یسوع مسیح کے کفارہ سے پیشتر کے آدمیوں یا ان آدمیوں کا جنھوں نے خداوند یسوع مسیح کے کفارہ کی بابت نہیں سنا کیا انجام ہوگا؟ اور لاعلمی کی حالت میں وہ کفارہ کے استفادہ سے محروم رہے تو کلام مقدس کی یہ تعلیم کیونکر سچی ٹھہرے گی کہ خدا کے ہاں کسی کی طرفداری نہیں رومیوں $\frac{2}{11}$ اور کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں اعمال $\frac{1}{34}$ اس حقیقت کو جاننے کے لئے ذیل کی باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) ساری مخلوقات اگرچہ مختلف ماہیتوں اور مختلف مدارج سے متعلق ہے لیکن کلام مقدس کے بیان کے مطابق ساری مخلوقات کے نظام میں باوجود ان کثیر حالات و متعدد کیفیات و مختلف ماہیتوں اور درجوں کے وحدت پائی جاتی ہے اور ان کی مجموعی تکمیل کا انجام واحد ہے یا بہ الفاظ دیگر وہ ایک ہی سلسلۂ کائینات کی مختلف کڑیاں ہیں چنانچہ ان کا انجام یہ بیان کیا گیا ہے کہ

۱۔ چنانچہ اس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا تا کہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی افسیوں $\frac{1}{9\text{-}10}$

۲۔ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے اور اس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلے سے اپنے ساتھ میل کرے خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی کلسیوں $\frac{1}{20\text{-}19}$

Scanned with CamScanner

۳ - جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں کرنتھیوں $\frac{2}{9}$

۴ - کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ساری مخلوقات مل کر کراہتی ہے اور درد زہ میں پڑی تڑپتی ہے اور نہ فقط وہی بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پھل ملے ہیں۔ آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں رومیوں $\frac{8}{23}$

۵ - کیونکہ مخلوقات کمال آرزو سے خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے اس لئے مخلوقات بھی فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے گی رومیوں $\frac{8}{19-21}$

۶ - اس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرام حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اس پر کے سارے کام جل جائیں گے ۲ پطرس $\frac{3}{10}$

۷ - لیکن اس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہے گی $\frac{3}{13}$

۸ اس نے کہا دیکھو میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں مکاشفہ $\frac{2}{5}$

۹ - جسم فنا کی حالت میں بویا جاتا ہے بقا کی حالت میں جی اٹھتا ہے کرنتھیوں $\frac{15}{42}$

۱۰ - نفسانی جسم بویا جاتا ہے - روحانی جسم جی اٹھتا ہے $\frac{15}{44}$

۱۱ - جب ہمارا خیمہ کا گھر گرایا جائے گا تو ہم کو خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے کرنتھیوں $\frac{5}{1}$

۱۲ - کیونکہ ہم اس خیمہ (بدن) میں رہ کر بوجھ کے مارے کراہتے ہیں اس لئے نہیں کہ یہ لباس اتارنا چاہتے ہیں بلکہ اس پر اور پہننا چاہتے ہیں تا کہ وہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہو جائے کرنتھیوں $\frac{5}{4}$

۱۳ - میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں یوحنا $\frac{14}{2}$

۱۴ - کیونکہ دیکھو میں نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں بلکہ تم میری

Scanned with CamScanner

اس نئی خلقت سے ابدی خوشی اور شادمانی حاصل کرو کیونکہ دیکھو میں یروشلم کو خوشی اور اس کے لوگوں کو خرمی بنا دوں گا یسعیاہ $\frac{65}{18-17}$ -

۱۵ - پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اور وہ اس دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو مکاشفہ $\frac{2}{2.1}$ -

۱۶ - پھر ایک نے آکر مجھ سے کہا ادھر آ میں تجھے دلہن یعنی برہ کی بیوی دکھاؤں اور شہر مقدس یروشلم کو خدا کے پاس سے اترتے دکھایا $\frac{21}{10-9}$

اگرچہ ان سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تو بھی انہیں وعدہ کی ہوئی چیز نہ ملی اس لئے کہ خدا نے پیش بینی کرکے ہمارے لئے کوئی بہتر چیز تجویز کی تھی تاکہ وہ ہمارے بغیر کامل نہ کئے جائیں عبرانیوں $\frac{11}{40-39}$ -

۱۸ - اب تم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہم وطن اور نبیوں کے گھرانے کے ہو گئے اور رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کا پتھر خود مسیح یسوع ہے تعمیر کئے گئے ہو - اسی میں ہر عمارت مل ملا کر خداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے اور تم بھی اس میں باہم مل کر تعمیر کئے جاتے ہو تاکہ روح میں خدا کا مسکن ہو افسیوں $\frac{2}{22-19}$

۱۹ - پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اس کے لوگ ہوں گے مکاشفہ $\frac{21}{3}$ -

۲۰ - وہ اپنی اس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا فلپیوں $\frac{3}{21}$ -

۲۱ - جس طرح ہم اس خاکی کی صورت پر ہوئے اسی طرح اس آسمانی کی صورت پر بھی ہوں گے - ۱ - کرنتھیوں $\frac{15}{49}$ -

۲۲ - اس وقت ہم خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ

Scanned with CamScanner

ہوں گے اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے کیونکہ اس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا کہ وہ ہے۔ ۱۔ یوحنا $\frac{3}{2}$

۲۳۔ تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ! تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے میں نے انہیں دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں میں تجھ میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں یوحنا $\frac{17}{23-21}$۔

۲۴۔ جب سب کچھ اسکے تابع ہو جائیگا تو بیٹا خود اسکے تابع ہو جائیگا جس نے سب چیزیں اس کے تابع کر دیں تاکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہو۔ ۱۔ کرنتھیوں $\frac{15}{28}$

۲۵۔ کیونکہ اس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں۔۔۔۔۔تاکہ ان کے وسیلہ سے تم اس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بری خواہش کے سبب سے ہے ذات الٰہی میں شریک ہو جاؤ ۲ پطرس $\frac{1}{4-3}$۔

ان مقتسبات کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ ساری مخلوقات خواہ وہ آسمان کی ہو یا زمین کی خداوند یسوع مسیح میں وحدت حاصل کرے گی

۲۔ سب چیزوں کا خلاصہ خداوند یسوع مسیح میں مجموعہ ہو تاکہ خدا کے ساتھ میل ہو جائے

۳۔ عالم عاقبت ایک روحانی عالم ہوگا جو فوق الحواس اور فوق العقل ہوگا۔

۴۔ ساری مخلوقات بطالت کے اختیار میں ہونے کی وجہ سے کراہتی اور دردِ زہ میں پڑی تڑپتی ہے۔

۵۔ مخلوقات خدا کے فرزندوں کے ظہور کی راہ دیکھتی ہے کیونکہ وہ انہی کے وسیلہ سے فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر ان کے جلال میں داخل ہو جائے گی۔

۶۔ آخرت میں مادی و محسوسہ کائینات زائیل ہو جائے گی۔

۷-۸۔ ساری کائینات روحانی ماہیت میں تبدیل ہو کر نئی اور غیر فانی ہو جائے گی۔

Scanned with CamScanner

۱۰-۹- فانی جسم بقا کی حالت میں اور نفسانی جسم روحانی ماهیت میں تبدیل هو جائے گا -

۱۲-۱۱ فانی جسم کو خیمه سے تشبیهه دی گئی هے اور غیر فانی اور روحانی کو ابدی گهر سے جس کا مطلب فانی جسم کا مٹنا نہیں بلکه حیات ابدی میں غرق هونا هے -

۱۳ - خداوند یسوع مسیح نے اس غیر فانی اور روحانی جسم کو باپ کے هاں کا ایک مکان بتایا -

۱۴ - وه سب روحانی اجسام بمنزله روحانی و آسمانی مکانات کے هوں گے اور ان آسمانی مکانات سے آسمانی یروشلم مرتب هوگا جو نئے آسمان اور نئی زمین اور نئی خلقت سے متعلق هوگا -

۱۵ - وه نئے آسمان سے اترنے والا نیا یروشلم بمنزله دلهن آراسته هوگا

۱۶ - وه آسمانی یروشلم هی بمنزله خدا کا پایه تخت یا بمنزله بره کی دلهن هوگا

۱۷ - ساری انسانیت کی تکمیل وحدت میں هو گی - خداوند یسوع مسیح سے پہلے کے افراد مسیحی افراد کے ساتھ مل کر کمال حاصل کریں گے -

۱۸ - ساری مقدس انسانیت سے خدا کی هیکل اور خدا کا مقدس اور خدا کا مسکن تعمیر هوگا پہلے زمانے کے مقدسین بمنزله نیو کے هوں گے - کونے کے سرے کا پتھر خداوند یسوع مسیح اور ساری روحانی عمارت اس میں مل ملا کر خدا کے مقدس کی تکمیل کریں گی -

۱۹ - اس مقدس اور خیمه میں خدا آدمیوں کے درمیان اور ان کے ساتھ سکونت کرے گا -

۲۰ - خدا کے تابع سے مراد اس کی ماهیت کے سانچے میں مقدس انسانیت (نئی مخلوق) کا ڈھل جانا هے جو ابن الله کی قوت کی تاثیر سے هوگا -

۲۱ - جیسے خاکی بدن خاکی آدم کی صورت پر تھے ویسے هی آسمانی آدم کی صورت پر آسمانی بدن هونگے -

۲۲ - جب خدا کا بیٹا اپنی آمد ثانی میں جلال کے ساتھ ظاهر هوگا تو خدا کے سارے فرزند اسی کی مانند هونگے اور اسکو ویسا هی دیکھیں گے جیسا وه هے -

۲۳ - ساری نئی مخلوق (اشرف‌الناس اور خدا اور انسان میں درمیانی) روح‌القدس میں وحدت کا کمال حاصل کرے گی اور باپ کا جلال بیٹے میں اور بیٹے کا

جلال نئی مخلوق میں اور یوں خداوند یسوع مسیح نئی مخلوق میں اور ذات الٰہی خداوند یسوع مسیح میں اور نئی مخلوق کے کل افراد کامل ہو کر کثرت میں وحدت کا کمال حاصل کریں گے۔

۲۴- اور یوں ساری مخلوقات خدا کے بیٹوں کے جلال میں اور ان کے تابع اور خدا کے بیٹے خداوند یسوع مسیح ابن اللہ کے جلال میں اور اس کے تابع اور بیٹا باپ کے جلال میں اور اس کے تابع ہو جائے گا۔ اور یوں خدا کے فرزندوں کو وصال الٰہی حاصل ہوگا پطرس $\frac{1}{4\text{-}3}$ اور خدا کے فرزندوں کے جلال میں داخل ہونے کے باعث رومیوں $\frac{8}{21}$ ان کے واسطہ سے الٰہی جلال کو حاصل کرے گی اور یوں خدا سب میں سب کچھ ہوگا۔ جس کا یہ مطلب نہیں کہ سب چیزیں مٹ کر صرف ذات الٰہی رہ جائے گی بلکہ سب چیزیں اس کے جلال میں غرق رہ کر باقی رہیں گی (۲- کرنتھیوں $\frac{5}{4}$) اور جیسے لوہا ، تانبا سونا وغیرہ آگ میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ سب کچھ ممتاز طور پر باقی رہتا ہے لیکن سب میں آگ کا ظہور ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ساری کائنات مٹ نہیں جائے گی مگر اس کے جلال میں ایسی غرق ہو جائے گی کہ خدا ہی سب میں سب کچھ ہوگا ۱- کرنتھوں $\frac{15}{28}$

اس کرنتھیوں کو سمجھنے کے لئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ از روئے مشاہدہ عالم محسوسات میں مخلوقات نے انسان تک تکمیل کروڑ ہا سال میں بتدریج کی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور ہر نچلا درجہ (بطالت اور فنا سے قطع نظر) اپنی ماہیت میں دیگر اعلیٰ مدارج کی چیزوں سے موافقت رکھتا اور ان کی ماہیت سے ایسا پیوستہ ہے کہ منکریں خدا اسی بنا پر انسانیت کو دیگر مخلوقات کا طبعی عروج سمجھتے ہیں۔ اگرچہ انسان سب سے اعلیٰ مخلوق (عالم حسی) ہے تو بھی نہ اس سے نچلے طبقہ کی مخلوقات اپنی ماہیتوں اور انواع کے اعتبار سے مٹ گئیں اور نہ چند لاکھ سال پہلے کے انسان کی ہستی موجود ہی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ ساری کائنات خدا کے مقصد میں شامل ہے اور انسان کی نچلی مخلوقات کے مدارج کو حسی عالم میں آخری جزئی اور سلسۂ کائنات کے خدا کی طرف بتدریج صعود کی آخری کڑی ہے اور جیسے خدا نے زمین کی بتدریج آبادی کے لئے مستعد ہونے کے بعد اس کی استعداد کے مطابق پہلے نباتی زندگی پیدا کی اور اس کی تکمیل اور زمین کی استعدادی ترقی کے بعد حیوانی زندگی اور اس کی تکمیل اور زمین کی قابلیت کی ترقی پر آخر میں حسی مخلوقات کا کمال یعنی انسانی زندگی پیدا کی اور اگرچہ تینوں زندگیوں کی بعض صفات میں موافقت اور یکسانیت پائی جاتی ہے لیکن اس حقیقت کا انکار

Scanned with CamScanner

نہیں ہو سکتا کہ حیوان اشرف النبات ہے اور انسان اشرف الحیوان ہے اور چونکہ انسان اور خدا کی ماہیتوں میں میل اور موافقت محال ہے اور انسانیت و الوہیت کے درمیان ناقابل عبور (انسانی استعداد کے مطابق) خلا ہے (۱ - تمتھیس $\frac{6}{16}$) اس لئے ذات الٰہی کو انسانیت کے ساتھ اضافت سے خدا اور انسان میں ایک نئی مخلوق پیدا ہوئی جو خدا اور انسان میں درمیانی ہے (۱- تمتھیس $\frac{2}{5}$) جس کے وسیلہ سے خدا نے دنیا (مخلوقات) کے ساتھ میل ملاپ کر لیا (۲- کرنتھیوں $\frac{5}{19}$) جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے کائنات کی تکمیل زمین سے پہلے اپنے ازلی ارادہ کے مطابق کرلی اور زمین کی تکمیل کسی قسم کی زندگی کی پیدائیش سے پہلے (استعدادی صورت میں) کرلی اور نباتی زندگی کی تکمیل حیوانی زندگی سے پہلے اور حیوانی زندگی کی تکمیل انسانی زندگی سے پہلے اور انسانی زندگی کی تکمیل درمیانی مخلوق (یعنی اشرف الناس) سے کرلی لیکن حقیقی طور پر زمین کی نباتی زندگی سے پہلے اور نباتی زندگی کی حیوانی سے اور حیوانی کی انسانی سے اور انسانی کی روحانی زندگی سے پہلے تکمیل جزوی اور انفرادی تھی۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ان کی تکمیل اوپر کی طرف اور اجتماعی ہوتی ہے

پس اگرچہ کلام مقدس کے مطابق ساری مخلوقات اپنی اپنی نوعیت کے مطابق خدا کے ابدی مقصد میں شامل ہو گی لیکن اس مقصد کی تکمیل اور مخلوقات کا کمال آخری اور اضافی کڑی (جو مخلوقات کے خدا سے میل ملاپ کا وسیلہ ہے) کے بغیر ممکن نہیں۔ نہ مخلوقات کا فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر بقا کے جلال میں داخل ہونا ممکن ہے نہ مخلوقات کے مدارج میں اپنی ماہیت افراد میں وحدت اور نہ اپنے سے اعلٰے ماہیت کے ساتھ اتصال ممکن ہے اور نہ مادی کائنات کی اپنے امتیازی مدارج کے ساتھ روحانی ماہیت میں تبدیلی اور ایک دوسرے کے کمال سے استفادہ اور یوں ساری مخلوقات کا واحد مجموعہ بغیر آخری اور درمیانی جزئی کے ممکن ہے۔ مندرجہ بالا اجمالی بیان کے بعد انسانیت کی تفصیل مسئلہ کفارہ کے افادہ سے ہمہ گیر استفادہ سے متعلق ضروری ہے اس کے متعلق پہلے اس حقیقت کو جان لینا چاہیئے کہ اگر تمام مخلوقات فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر بقا حاصل کرے گی جس کی ضرورت از روئے الہام و عقل معلوم لیکن کیفیت نامعلوم اور فوق العقل ہے لیکن یہ کہنا از حد نادانی ہے کہ مادیات کی بقا سے نباتات کی بقا افضل نہیں اور نباتات کی بقا اور انسان کی بقا سے نئی خلقت (خدا کے فرزندوں) کی بقا افضل نہیں بلکہ فی الحقیقت خدا کے فرزندوں کے جلال ہی سے انسانیت کی تکمیل ہوگی (عبرانیوں $\frac{1}{4}$) اور انسانیت کا بطالت کے اختیار سے چھوٹنا مخلوقات کے بطالت کے اختیار سے چھوٹنے کا باعث ٹھہرے گا۔ اس کا

Scanned with CamScanner

مطلب یہ ھے کہ جہاں بعض مسیحی علما کی یہ کج فہمی ھے کہ وہ سمجھتے ھیں کہ خداوند یسوع مسیح میں پیوست ہوئے بغیر کوئی انسان اچھا نہیں ھو سکتا۔ ہاں! کلمتہ اللہ کی حیثیت سے اور حقیقی نور ہونے کی حیثیت سے اس کے روحانی افادہ کے بغیر کوئی انسان نجات نہیں پا سکتا اور نہ روحانی روشنی پا سکتا ھے لیکن خداوند یسوع مسیح یعنی کلمتہ اللہ کے بشریت میں ظہور سے پہلے نہ صرف اچھے انسان بلکہ انبیا بھی موجود تھے اور اگرچہ ان سب کی نجات کا افادہ خدا تعالٰے کی حقیقت اضافیہ ھی کے وسیلہ سے ہوا۔

لیکن انسانیت کا نوعی کمال خداوند یسوع مسیح کے تجسم پر موقوف نہیں اور نہ خداوند یسوع کے تجسم اور صلیبی موت کا مقصد اچھے انسان بنانا ھے بلکہ اس کی آمد کا مقصد خدا اور انسان میں میل ملاپ اور انسانیت سے اعلٰے روحانی تخلیق یعنی خدا کے فرزند بنانا ھے کیونکہ محض انسانیت کے ذریعہ سے خدا کی حقیقی بادشاہی دنیا میں قائم نہیں ھو سکتی۔

کلام مقدس کی رو سے اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دو عہد باندھے گئے ایک عہد عتیق اور دوسرا عہد جدید۔ کوئی مستقل مزاج اور بھروسا کے قابل آدمی بھی دو عہد نہیں باندھ سکتا۔ کیا خدائے قدوس انسانیت سے دو عہد باندھے گا؟ اس کے لئے دو صورتیں ممکن ھیں (۱) یا تو پہلے عہد سے پھر جائے (۲) یا دوسرے عہد کی اضافت پہلے عہد سے مختلف ہو۔ خدا تعالیٰ جو قدوس اور وفادار اور مستقل ھے اس کے لئے صرف دوسری صورت ھی ممکن ھے۔ اس لئے کلام مقدس کی تشریح کے مطابق پہلا عہد عہد عمل ھے جس کا مطلب یہ ھے کہ خدا کا عہد ایسی مخلوق کے ساتھ ھے جو طبعی طور پر خدا کی مرضی کے برخلاف میلان و رجحان رکھتی ھے۔ اس لئے ان سے مطالبہ ھے کہ ان کا طبعی میلان جو خدا کی مرضی کے برخلاف اور بدی کی طرف ھے وہ سزا کے خوف یا جزا کے لالچ سے اپنی مرضی کے برخلاف اپنے دلوں کو مجبور کر کے خدا کے بعض احکام کی پابندی کرے چونکہ وہ احکام انسان کی مرضی کے برخلاف ھیں اور اس کے لئے ان پر عمل درآمد خوف یا لالچ کے زیر اثر اپنے طبعی میلان کے بر خلاف اضطراری طور پر ھی ممکن ھے۔ اس لئے اس کو غلامی کا عہد اور عہد عمل کہا گیا ھے جس کے متعلق یہ وعدہ ھے کہ اگر کوئی آدمی احکام کی پابندی کر کے خدا کی مرضی کے مطابق کام کرے گا تو وہ اس کی جزا پائے گا اور اگر خدا تعالٰے کی مرضی کے برخلاف یعنی جو کام منع کئے گئے ھیں وہ کرے گا تو ان کے لئے سزا پائے گا اس عہد میں شمولیت اختیاری نہیں یعنی کسی بشر کے

Scanned with CamScanner

اختیار میں نہیں کہ اس عہد میں شامل ہو یا نہ ہو۔ اس عہد کے قیام کے لئے جاننا چاہئے کہ

بنی آدم کو موروثی طور پر ہمہ گیر طبعی بگاڑ لاحق ہو چکا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے برخلاف طبعی رجحان اور ناپاک خواہشیں کسی شخص کے اپنے کسب کا نتیجہ نہیں ہوتیں بلکہ وہ ہر آدمی میں بدعملی سے پیشتر طبعی طور پر موجود ہوتی ہیں چنانچہ وہ کسی شخص کے اپنے گناہ کا نتیجہ نہیں بلکہ گناہ کی طرف اس کے میلان کا سبب ٹھہرتی ہیں اس لئے ناپاک خواہش کو گناہ کی ماں یعنی اس کے صدور کا سبب قرار دیا گیا ہے (یعقوب $\frac{1}{15\cdot14}$) ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گزارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے (افسیوں $\frac{2}{3}$)

اگرچہ سوا بائیبل مقدس کے اور کسی مذہب میں یہ تعلیم نہیں پائی جاتی کہ نوع انسان کے کل افراد بلا استثنا طبعی طور پر بگڑ چکے ہیں اور یہ بگاڑ تخلیقی نہیں کیونکہ پاک خدا نے سب کچھ اچھا پیدا کیا (پیدائیش) $\frac{1}{3}$ لیکن چونکہ انسانیت کا بیج یعنی نوعی مخلوق (بلا واسطہ الٰہی مخلوق) جو کہ نوع انسان کے آغاز کا پہلا جوڑا تھا وہ اپنی آزاد مرضی سے خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر کے روحانی موت (طبعی بگاڑ) کا مستوجب ٹھہرا اور چونکہ دیگر انسانی افراد اسی کی نسل سے بالواسطہ تخلیق کے طور پر پیدا ہوئے اس لئے نہ صرف ان کے وسیلہ سے بلکہ واسطہ در واسطہ موروثی طبعی بگاڑ میں ہر ایک فرد کے گناہوں سے اضافہ ہوتا گیا چنانچہ ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا پیدائیش $\frac{2}{16}$ اور گناہ کے سبب سے موت (طبعی بگاڑ) افسیوں $\frac{1}{2}$ آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا رومیوں $\frac{5}{12}$ اور اس ہمہ گیر موروثی بگاڑ کا خارجی ثبوت گناہ کی ہمہ گیری ہے کیونکہ زمین پر کوئی ایسا راستباز انسان نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطا نہ کرے اور وجدانی ثبوت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ شریعت تو روحانی ہے مگر میں جسمانی اور گناہ کے ہاتھ بکا ہوا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں البتہ ارادہ تو مجھ میں موجود ہے لیکن نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے چنانچہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا اسے کر لیتا ہوں رومیوں $\frac{7}{8}$ پس چونکہ طبعی بگاڑ کی وجہ سے انسان کی عقل اور دل دونوں بگڑ چکے ہیں اس لئے طبعی طور پر وہ کسی نیک

Scanned with CamScanner

کام کے قابل نہیں (ططس 1/15-16) چنانچہ تخلیقی طور پر اس کا میلان الٰہی مرضی کے
موافق ہونا چاہئے تھا اور ضرور تھا کہ جب تک کسی خارجی برے اثر سے اس کی
طبیعت بگڑ نہ جائے وہ طبعی طور پر خدا کے احکام پر عمل کرنے کی طرف مائل
ہوتا اور جو باتیں خدا کی مرضی کے برخلاف ہیں انہیں وہ طبعاً ناپسند کرتا لیکن اس
کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی بگڑی ہوئی عقل سے گناہ آلودہ رغبتوں کی
کشش رکھنے والی چیزوں کو پسند کرتا ہے (رومیوں 1/28) اور اپنے بگڑے ہوئے دل
سے ان خواہشوں میں کھچ کر اور پھنس کر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے (یعقوب 1/14-15)

۲- جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے یہ عہد کل بنی آدم کے لئے ناچار اور اضطراری
ہے چنانچہ کسی حکومت کا قانون جس کی پابندی نظام سلطنت کے لئے ضروری ٹھہرائی
گئی ہے اس کی پابندی ان سب کے لئے لازمی ہے جو اس حکومت کی حدود میں رہتے
ہوں کسی کے اختیار میں نہیں کہ چاہے تو ان قوانین کو مانے اور چاہے تو نہ مانے
اس مثال کے مطابق دنیا میں خدا تعالیٰ کے روحانی نظام حکومت کے قیام کے لئے
اس کے قانون کی پابندی ضروری ہے اس الٰہی قانون کو شریعت سے موسوم کیا جاتا
ہے - اگر بنی آدم طبعی طور پر الٰہی مرضی سے موافقت رکھتے اور ان کی عقل
پاک چیزوں کو پسند کرتی اور ان کا دل اچھی چیزوں کی طرف مائل ہوتا تو
کسی قانون کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ شریعت راستبازوں کے لئے مقرر نہیں
ہوئی بلکہ بے شرع لوگوں اور بے دینوں اور گنہگاروں اور ناپاکوں اور رندوں اور ماں
باپ کے قاتلوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور لونڈے بازوں اور بردہ فروشوں اور جھوٹوں
اور جھوٹی قسم کھانے والوں اور ان کے سوا صحیح تعلیم کے برخلاف کام کرنے
والوں کے واسطے ہے (اتھمتھیس 1/10-9) اور جیسے کہ وہ باتیں جن کو روکنا کوئی
حکومت اپنے نظام و قیام سلطنت کے لئے ضروری سمجھتی ہے - انہی کو روکنے کے
لئے قانون مرتب کرتی ہے پس شریعت کیا رہی ؟ وہ نافرمانیوں کے سبب سے بعد
میں دی گئی (گلیتوں 3/19)

تخلیقی طور پر انسان کو خدا تعالیٰ نے عقل ہیولانی بخشی جو ترقی کر کے عقل
بالملکہ اور عقل بالفعل اور عقل مستفاد کے مدارج طے کر سکے چنانچہ کسی حیوان مطلق
میں یہ استعداد نہیں پائی جاتی کہ وہ کسی اسکول میں داخل ہوکر پہلی جماعت سے
تعلیم شروع کر کے مختلف مدارج طے کرتا ہوا پی - ایچ - ڈی تک پہنچ سکے لیکن کوئی
انسانی فرد خواہ تعلیمی ترقی نہ کرنا چاہے یا اس کو تعلیم کے حصول کی خارجی
سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے وہ ان پڑھ رہے لیکن ہر ایک تندرست انسانی

Scanned with CamScanner

بچے میں طبعی طور پر عقل هیولانی یعنی استعداد ضرور موجود هوتی هے جو بتدریج ترقی کر کے عقل مستفاد کے درجہ تک پہنچ سکتی هے پس نوع انسانی چونکہ عقل هیولانی کے ذریعہ سے حسی امور میں بھی بتدریج ترقی پذیر هو سکتی هے اور ایک فرد کے تجربہ اور کسب سے صرف علمی استفادہ کر کے دوسرا فرد اس پر اپنے کسب و اکتساب سے مزید اضافی کر سکتا هے اور نوع انسان کی انفرادی حیثیت میں تھوڑی تھوڑی اجتماعی اور نوعی حیثیت سے بہت بڑی استعداد اور علمی ترقی کے حصول کا موجب ٹھہرتی هے جو اس بات کا زبردست ثبوت هے کہ جیسے علمی ترقی نہ صرف شخصی اور انفرادی کوشش سے متعلق اور اس کی تاثیر و تاثر هر فرد کے صرف اپنے هی کسب و اکتساب تک محدود هے بلکہ انفرادی استفادہ سے بتدریج نوعی استفادہ اور گذشتہ افراد کے علمی درجہ پر آئندہ افراد کی ارتقائی استعداد کا اضافہ هوگا پس بنا برایں علمی ترقی کی تکمیل و کمال سے نوع انسان کے ابتدائی افراد کے لئے هی کامل استفادہ کا فرض از روئے عقل و فطرت قطعاً محال ٹھہرتا هے جس سے مبرهن هے کہ خالق فطرت کو انسانیت کی تکمیل صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی اور نوعی مطلوب و مقصود هے۔ برایں دیگر مذاهب میں جو حصول نجات کو محض انفرادی امر بیان کیا گیا هے لیکن مسیحیت کے رو سے اس کو نہ صرف انفرادی استفادہ ٹھہرایا گیا هے بلکہ افراد کی نوعی تکمیل سے ساری انسانیت کو اجتماعی صورت میں کمال وحدت حاصل کرنے سے اپنے واحد خالق کی ذات کا وصال حاصل هوگا اور واحد محض سے کثرت محضہ کی ملاقات یا کثرت محضہ کا واحد محض کی ذات میں جڑ جانا جو مانا جاتا هے وہ از روئے عقل و فطرت محال مطلق هے۔

۳- جیسے کہ از روئے فطرت و استقرائے تام یہ امر متحقق هے کہ علمی استفادہ لامحالہ متعلم کی استعداد پر موقوف هے اس لئے جبکہ کوئی ایسا علمی کورس نہیں جو ابتدائی اور انتہائی مدارج کے لئے ایک هی هو اور نہ کوئی دینوی علم هی ایسا هے کہ وہ جس قدر آج ترقی پذیر هو چکا هے وہ دس هزار سال پہلے ایسا هی ترقی پا چکا هے اگر کوئی ایسی بے بنیاد گپ بغیر کسی خارجی ثبوت کے هانکے تو وہ علم آثار قدیمہ کی گواهی سے باطل ٹھہرے گی کیونکہ زمین کھودنے یا زمین کے اوپر آج تک هزاروں سال پرانا کوئی هوائی جہاز کا یا ریلوے انجن کا یا موٹر وغیرہ کا پرزہ دستیاب نہیں هو سکا۔ پس جبکہ حسی علم (جس کا حصول طبعی قوتوں سے انسان کی طبعی استعداد کے لئے ممکن هے) کی تکمیل اور اس سے استفادہ نوع انسان کے ابتدائی افراد کے لئے ممکن نہ تھا تو روحانی علم (جو نہ صرف فوق الحواس بلکہ فوق العقل هے) کے کمال کا افادہ و استفادہ کا دعوئے یقیناً از روئے عقل و فطرت باطل ٹھہرتا هے اور

Scanned with CamScanner

جو لوگ ایسا دعوےٰ کرتے ہیں کہ کامل الہامی کتاب خدا نے ابتدائی انسانی افراد کے استفادہ کے لئے آغاز تخلیق میں ہی دے دی وہ کوئی ایسی کتاب نہیں پیش کر سکتے کہ جس میں خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا کامل اور سارے روحانی حقائق کا کھلا کھلا بیان اور ساری روحانی مشکلات و مسائل کا صاف الفاظ میں حل موجود ہو بلکہ جبکہ کوئی یونیورسٹی اپنے حلقہ کے کسی کالج کے لئے ایسا کورس مقرر نہیں کر سکتی جس سے استفادہ اس کے لئے ممکن نہ ہو تو خدائے قادر مطلق و حکیم علے الاطلاق ایسی کامل کتاب کا جو دنیا بھر کے انسانوں کے علم و عرفان کے لئے دے گا وہ پہلی پشت کے انسانوں کے لئے ہمہ گیر استفادہ کا باعث ٹھہرنی چاہئے اور جوں جوں انسانی بولیاں تعداد میں کثیر ہوتی جائیں اس کتاب کا ہمہ گیر استفادہ جبھی ممکن ہے جبکہ ہر ایک زبان میں اس کا ترجمہ اور اس کے مطالب سے براہ راست استفادہ ممکن ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسی کتاب ہو جس کا دنیا کی صدھا زبانوں میں ترجمہ تو کیا کسی ایک زبان میں بھی ایسا ترجمہ نہ پایا جائے تو اسی کے سبب معتقدوں کے درمیان یکساں طور پر صحیح اور مکمل مستند مانی جائے تو ایسی کتاب کے اکیلی اور ہمہ گیر اور کامل آسمانی ہدایت ہونے کا دعویٰ نہ صرف عقل و فطرت کا منہ چڑانے بلکہ آسمانی حکومت کا مضحکہ اڑانے کا موجب ٹھہرے گا کہ جس کے افادہ کا دعویٰ تو شروع دنیا سے اور کل نوع انسان کیلئے ہے لیکن کامل اور براہ راست استفادہ اس سے لاکھوں سال سے لیکر آج تک کل دنیا کی اقوام تو کیا کسی ایک قوم کیلئے بھی ممکن نہیں ہوا۔

اور اسی طرح اگر کوئی دعویٰ کرے کہ صرف ایک ہی کتاب الٰہیات کے ابتدا سے انتہا تک استفادہ کیلئے کافی ہے تو یہ دعویٰ بھی بدیہی باطل ہے جبکہ کسی حسی علم کی شاخ کا علم پہلی جماعت سے لیکر پی۔ ایچ۔ ڈی کے درجہ تک کسی ایک ہی کتاب کے وسیلے سے ماننا عقل و فطرت کی ہنسی اڑانا ہے تو روحانی و الٰہی عرفان (جو فوق الحس و فوق العقل ہے) کے متعلق یہ دعویٰ کہ اس کیلئے ایک ہی آسمانی کتاب کافی ہے یقیناً سفسطہ محض ٹھہرے گا۔

کیا ایسی کتاب کو ماننے کے مدعی اس الہامی کتاب سے خدا کی ذات و صفات کا حقیقی عرفان اور ضروری روحانی حقائق کا تفصیلی بیان اور روحانی مسائل و مشکلات کا پورا حل پیش کر دکھائیں اور اس کا خارجی پھل بتائیں کہ اس کامل روشنی سے محروم اقوام کے مقابل اس کے معتقدین کی جماعت کس درجہ تک ہر قسم کے علم و فضل اور کس حد تک اخلاق اور روحانی اوصاف میں فوقیت حاصل کر چکی ہے پس از روئے عقل و فطرت دنیا بھر کی مذہبی کتابوں میں صرف ایک ہی

Scanned with CamScanner

الہامی کتاب ہے جس میں تخلیق عالم کے مختصر بیان کے بعد مقدس آدم سے لیکر موسیٰ تک (فن تحریر کے رواج سے پہلے) انبیا اور مقدسین کے مختصر حالات اور ان کی زندگیوں سے متعلق خدا تعالیٰ کا کام اور کلام (جو زمانہ ما بعد کے لوگوں کے لئے مفید اور سبق آموز ہے) صحیفہ پیدائش میں مذکور ہے پھر مقدس موسیٰ سے لیکر اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کرکے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا (عبرانیوں $\frac{1}{2\cdot1}$) پس موسیٰ کی چار کتابوں میں خروج سے استثنا تک قوم اسرائیل کو کامل شریعت دی گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ مقدس ابراہام تک خدا نے مختلف اشخاص کو انفرادی طور پر ابتدائی اور تدریجی عرفان کا افادہ کیا ۔ جو ان کی روحانی استعداد کے مطابق خدا کی ہستی اور اس کی مرضی کا ابتدائی آسمانی مکاشفہ تھا جس کے وسیلہ سے مقدس ابراہام نہ صرف شخصی اور انفرادی طور پر مستفید ہوا بلکہ وہ خاندانی حیثیت میں کثیر انسانی افراد کی وحدت کا باعث اور اس طرح سے دوسروں کیلئے بھی برکت کا سبب ٹھہرا ۔ پھر ابراہام کی نسل میں مقدس اضحاق اور اس کی اولاد کے مقدسین کے وسیلہ سے خاندانی وحدت کی تکمیل بنی اسرائیل کے بارہ گھرانوں کی قومی وحدت میں کی اور ان کو مقدس موسیٰ کے وسیلہ سے کامل قومی شریعت ملی ۔

(جاری رہیگا)

تفریق

سب کے سب ہیں یوں تو سفر میں، منزل سب کی ایک نہیں
جیتے ہیں گو سارے انساں، سارے انسان نیک نہیں
ہے کوئی دنیا میں شاداں اور محو تشویش کوئی
مرنے کو مرتے ہیں سب ہی حشر تو سب کا ایک نہیں

عارف ڈسکوی ۔

Scanned with CamScanner

دور حاضرہ کیلئے چہار پہلو انجیل

(انجیل کی اشاعت پر بحث کے دوران آر - ڈبلیو اور صاحب کے خیالات کا خلاصہ)

اس مقالے کا مقصد یہ دریافت کرنا ہے کہ ہم جو مسیح کی خوشخبری کی مؤثر بشارت کے بارے میں فکر مند ہیں نئے عہد نامے سے کیا مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے دوران ہم یہ بھی دریافت کرنے کی کوشش کرینگے کہ انجیل کی بشارت کا طرز پیغام رسانی رسولی عہد کے چار طریقوں میں سے جنکی تشریح چہار پہلو انجیل میں پائی جاتی ہے فقط ایک ہی طریقہ ہے۔ مختصراً یہ چار طریقے یوں بیان کئے جا سکتے ہیں۔

۱ - بشارتی جتھا	مرقس کی انجیل
۲ - بائیبل کو حفظ کر کے سوال و جواب سے سیکھنا	متی
۳ - ادب کا مطالعہ	لوقا
۴ - متعلقین کلیسیا	یوحنا

I - پیامبران انجیل کیلئے اختصار نامہ: اس مختصر نوشتہ کو سمجھنے کا آزمودہ اور بار آور طریقہ یہ ہے کہ اسے ان واقعات کے بیان کا ایک مستند مجموعہ تصور کیا جائے جو پطرس انجیل کی بشارت دیتے وقت استعمال کرتا تھا۔ یہ خداوند مسیح کی خدمت کے مختصر حالات کا ایک خاکہ سا ہے۔ یہ وہ بیانات ہیں جو بفضل خدا مختلف موقعوں پر مثلاً یروشلم کی ہیکل کے صحن اور قیصریہ کے فوجی صدر مقاموں میں توبہ اور ایمان پیدا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے۔ (اعمال $\frac{3}{13\text{-}15}$, $\frac{10}{36\text{-}43}$)

کیا مبلغ یہ چاہتا ہے کہ اسکے سننے والے اپنی ناکامی اور جرم گنہگاری سے آگاہ ہو کر خداوند سے معافی اور نئی زندگی کے لئے فریاد کریں؟ مرقس کی انجیل میں جو شفا دینے کے بارے میں معجزے درج ہیں ان کا یہی مقصد ہے۔ انسان کبھی تو نابینا یا لنگڑا یا گونگا بہرا یا مفلوج یا کوڑھی بلکہ مردہ بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک معجزہ نجات کی ایک تمثیل ہے۔ بائیبل میں کسی اور جگہ ہمیں ایسا مواد نہیں ملتا جو مبشر کو اس قدر فوری طور پر دستیاب ہو۔ تاہم یہ غور طلب بات ہے کہ اس بنیادی

Scanned with CamScanner

انجیل میں معافی حاصل کرنے کی کم سے کم شرائط کے علاوہ اور بہت سا ذخیرہ موجود ہے ۔ مثلاً اس میں کئی ایسے مقام بھی ہیں جن سے مبلغ دعا کے بارے میں یا دوسروں کو مسیح کے پاس لانے ۔ تبدیل شدہ زندگی ۔ مسیحی رفاقت اور زمانے کے آخر ہونے کے بارے میں بہت کچھ نصیحت دے سکتا ہے ۔

کیا مبلغ یہ چاہتا تھا کہ الٰہی خود مختار بلاھٹ اور انسانی فرمانبرداری کے پر طاقت رشتہ کو ظاہر کرے تو وہ برتلمائی کی کہانی کو چن کر یہ بتا سکتا تھا کہ " خاطر جمع رکھ! اٹھ ۔ وہ تجھے بلاتا ہے ۔ " اگر مشنری گروہ کو ان غمگین صورت ۔ سبت پرستوں کا سامنا کرنا ہوتا جن کے نزدیک روحانیت کا واحد معیار مذھبی رسم و رواج پر قائم رهنا ہے تو مبلغ روح القدس کی ھدایت سے یہ دریافت کر سکتا کہ آیا وہ خداوند کے اس غم و غصہ کا ذکر کرے جو تنگدل لوگوں پر ظاہر ہوا تھا یا وہ اس فراخ دلانہ خدمت کا بیان کرے جو خداوند سبت کے دن کیا کرتا تھا ۔

کیا ان کو عورتوں کے کسی گروہ سے جو اتفاقاً انہیں دریا کے کنارے مل گیا تھا ملاقات کا موقع ملا تو وہ کسی خاتون کی زبانی اس عورت کی کہانی بیان کر سکتے تھے جس کے مدت سے خون جاری تھا ۔ مناسب اور بہترین طریقہ یہی ہوتا ۔

کیا کسی نے یہ دریافت کیا ہے کہ کیا سکول جانے والی عمر کے بچے حقیقتاً مسیح کو قبول کر سکتے ہیں ؟ تو یائیر کی بیٹی کا ماجرا ان سوالوں کا کافی سے زیادہ جواب ہو سکتا ہے ۔

ان تمام بیانات کا مقصد اور رجحان یہ ہے کہ سننے والے فوراً توبہ کر کے ایمان لائیں ۔ فی الحقیقت موڈی اور سینکی اور (موجودہ زمانہ میں) بلی گریہم کی قلیل عرصہ کی بشارتی مہم کا نمونہ رسولوں کے زمانہ ھی سے لیا گیا ہے ۔ بلکہ گناہ کے باعث نہایت ھی غمزدہ اور الجھی ہوئی زندگی جس کیلئے رجوع لانے کے بعد از حد احتیاط اور توجہ کی ضرورت تھی وہ بھی ایک نہایت مختصر صورت میں بیان کی گئی ہے ($\frac{8}{22\text{-}26}$) ۔ " اور وہ بیت صدا میں آئے ۔ ۔ ۔ ۔ اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ روانہ ہوا ۔ "

اس قسم کی بشارت دینے کی تقلید بیشک موجود ہے ۔ سوال صرف یہ ہے کہ آیا یہ طریقہ مقامی کلیسیا کے باقاعدہ اجلاس کے لئے موزوں ہے یا نہیں جب وہ اپنی ھی عمارت میں جمع ہوتی ہے ۔

II ۔ اس کے بعد تاریخی ارتقا میں ہمیں متی اور لوقا کی انجیلوں پر غور کرنا ہے ۔ متی کی انجیل خاص طور پر یہودیوں کیلئے لکھی گئی ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ان خدا پرست

Scanned with CamScanner

غیر یہودیوں کے لئے لکھی گئی ہو۔ جنکا ایمان تھا کہ خدا دنیا کا حاکم ہے اور اسنے نبیوں کی معرفت کلام کیا ہے۔ ''خدا کی بادشاھی،، کے متعدد حوالوں سے یہ صاف ظاھر ہو جاتا ہے۔ خداوند یسوع یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہوا ($\frac{2}{2}$) اور اسی نام کے تحت مصلوب ہوا [$\frac{27}{37}$]۔ لیکن ایک دن وہ عالمگیر سلطنت کے جلالی تخت پر جلوہ فرما ہوگا۔ جسطرح نیک و بد دونوں پر سورج طلوع ھوتا ھے اسیطرح کوئی چیز بھی اسکی نظر سے یا اسکے اختیار سے پوشیدہ نہیں۔ ساری کتاب میں ہم اس سلطنت کی فضا میں سانس لیتے ھیں جو سب پر حاوی ہے۔

اسی طرح نبیوں کے صحیفوں کو بھی تصدیق کرنے کے لئے بار بار پیش کیا گیا ہے۔ ''یہ اسلئے ہوا تاکہ جوکچھ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوکہ صیحون کی بیٹی سے کہوکہ دیکھ! تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔،،

متی کی انجیل کا طرز بیان بائیبل کلاس میں استعمال ہونے کے قابل ہے۔ بلکہ یہاں تو دراصل رسولی سوال و جواب کا سلسلہ پیش کیا گیا ھے تاکہ محنتی استاد شوق سے سیکھنے والے طالب علموں کو بار بار دھرا کر حفظ کرا سکے۔ چنانچہ زبانی یاداشت میں مدد کرنیکے لئے مختلف منصوبے بھی اسی لئے استعمال کئے گئے ھیں۔ چنانچہ از راہ کرم نسب نامہ چودہ چودہ پشتوں کے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ھے۔ خداوند کی تعلیم پانچ وعظوں میں جمع کر دی گئی ہے۔ اور اسکی ساخت شاعری کے اصولوں پر کی گئی ھے تاکہ آسانی سے حفظ ھوسکیں۔ پہلے وعظ کے بعد دس معجزوں پر مشتمل ایک حصہ ھے جو معنی خیز طور پر لوگوں کے تاثرات کے حساب سے تقسیم کیا گیا ھے۔ اور اسطرح آخر تک آسانی سے سمجھ میں آجانے کے لئے ایسا ھی کیا گیا ھے۔

پس انجیل کی بشارت دینے کا یہ دوسرا طریقہ ھے۔ یعنی سوال و جواب کے ذریعے یا بائیبل کلاس میں با ترتیب پڑھانے کا طریقہ جس میں باقاعدہ نصاب کی پیروی کی جاتی ھے۔ اگر آپ غور سے سوچیں تو آپ ضرور مان لینگے کہ ان واعظوں کی نسبت جو کبھی کبھار آتے ھیں ایمان میں حقیقی استحکام کے لئے بائیبل کلاس کے رھنما کا حصہ زیادہ اھم ھے۔ بہت سی حالتوں میں۔ خاصکر خدا ترس گروھوں میں (خواہ مسیحی ھوں یا مسلمان یا کسی اور قسم کے) مقامی کلیساؤں کے لئے یہی طریقہ سب سے بہتر رھیگا۔ اسکے ساتھ ھی آجکل ایک اور اھم اور موثر طریقہ ھے یعنی بائبل کارسپانڈنس سکول۔ اس میں متی اور لوقا کے مختلف فوائد جہاں تک ھو سکے یکجا پائے جاتے ھیں۔

Scanned with CamScanner

III - لوقا کا طرز عمل متی کے طریق کار سے (جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے) ہر لحاظ سے مختلف ہے۔ ایک مہذب یونانی ہونیکی حیثیت سے وہ اپنے زمانہ کے اور ہمارے ہمعصر لا ادریت پسندوں کیلئے لکھتا ہے۔ (وہ جو یہ مانتے ہیں کہ انسان خدا کے بارے میں صحیح علم رکھنے سے قاصر ہے اسلئے یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا)۔ وہ یہ بھی فرض نہیں کرتا کہ اسکے پڑھنے والے خدا اور نبیوں پر اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ لیکن وہ اپنے مضمون کا ایک ہوشیار اور ماہر مورخ ہونیکی حیثیت سے ٹھوس وجوہات پیش کرتا ہے تاکہ پڑھنے والے بالآخر ایسے ایمان کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ($\frac{1}{1-4}$ و $\frac{24}{25\cdot27}$)۔ وہ ایک غیر ایماندار کے کسی مسیحی جماعت میں حاضر ہو کر مسیح پر ایمان لانے کا انتظار نہیں کرتا بلکہ وہ اسکے ہاتھ میں دنیا کی حسین ترین کتاب تھما دیتا ہے تاکہ وہ اپنے رتھ میں یا اپنے انجیر کے درخت کے نیچے بیٹھکر پڑھ سکے۔ کسی نہ کسی مرحلے پر تو وہ مسیحیوں کو ضرور ڈھونڈھ کر ملیگا۔ جب میں یہ بیان لکھ رہا ہوں تو میری میز پر ایک اردو کی انجیل کا نسخہ پڑا ہے جو وقت کے ہاتھوں پیلا ہو چکا ہے۔ اسکے پہلے صفحے پر ایک سابقہ مسلم نوجوان کی گواہی یوں پڑھتا ہوں کہ ''ایک دن اس فیکٹری میں جہاں میرے والد محاسب تھے۔ ایک کارکن نے مجھے ایک کتاب اس غرض سے دی کہ میں اسکو اسے پڑھکر سناؤں کیونکہ وہ خود ان پڑھ تھا۔ اس کتاب کا نام تھا۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل۔ لوقا کی معرفت۔ یہ مانا کہ اس وقت سے لیکر اس دن تک کافی عرصہ لگا کہ ''دروازہ بند کر کے ---۔ گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی۔ اور جب میں اسطرح اکیلا تھا -----،، اور سوائے خداوند کے اور میرے اور کوئی موجود نہ تھا تو میں نے اسکے نجات بخشش خون کو اپنا کفارہ ہونے کیلئے قبول کر لیا۔ اس وقت کی خوشی اور اس لمحے کے اطمینان کو نہ تو قلم سے نہ زبان سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ ،، یہ سچ ہے کہ یہ ایک طویل عرصہ تھا تاہم لوقا کی انجیل کا مطالعہ ایک مؤثر ابتدا تھی۔ لہٰذا اس میں انجیل کا تیسرا رخ پیش کیا گیا ہے۔ یعنی ادبی رخ۔ اور یہ بھی شکایت کا ایک جواب ہے۔ اگر لوگ عبادتوں میں نہیں آتے تو لازم ہے کہ ہم لکھیں۔ چھپوائیں اور اشاعت کریں۔ نہایت ضروری ہے کہ ہماری کتابیں سچائی پر مبنی ہوں اور دلچسپ، خوشخط اور دیدہ زیب بھی ہوں۔ جو ماہروں کی تصنیف ہوں۔

آئیے ہم لوقا طبیب کے کام پر نظر ڈالیں۔ شمال مشرق سے آنیوالے طوفان کا ذکر (جو اعمال کے ۲۷ باب میں پایا جاتا ہے) ہماری نجات کی تاریخ سے کیا واسطہ رکھتا ہے؟ یہ تو اس پرخطر سفر کی ہر ایک تفصیل کا بیان ہے جیسے کسی ملاح کے سفر نامے کی طرح قلمبند کیا گیا ہے۔ لیکن اگر یہ اس سرگزشت کے کسی پڑھنے والے کے

Scanned with CamScanner

لئے آخری صفحہ تک نہایت دلچسپ بناتا ہے تو اسکا پڑھنے والے کی نجات کی تاریخ میں تو بہت اہم اور موثر حصہ ٹھہر سکتا ہے۔

لکھنے والے کا فن نہ تو آسانی سے اور نہ ہی جلد سیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم اس بات کی ضرورت اشد ہے کہ ہمارے مخصوص شدہ نوجوانوں میں سے کچھ تو خدا کی مرضی سے اپنے آپ کو اس اہم اور کاوش طلب خدمت کے لئے تیار کریں۔ مناسب اور مفید ہے کہ لوقا طبیب کی طرح اس کے لئے کافی تعلیم سے ابتدا کرنا ہوگی۔ اور یہ ادبی نہ کہ سائینسی طرز پر ہوگی۔

البتہ ہر ایک مصنف نہیں ہوسکتا جیسے کہ ہر ایک مبشر یا بائیبل کلاس کا رہنما نہیں ہوتا۔ بعض اپنی کارکردگی بشارتی جریدوں وغیرہ کو بانٹنے میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کو نہیں کہہ سکتا کہ مجھے تیری ضرورت نہیں۔

IV۔ انجیل چہارم۔ اس وقت شائع ہوئی جبکہ ایشیا کوچک کی کلیسیاؤں میں دوسری اور تیسری پشت کے افراد موجود تھے۔ اور ان کے اردگرد ایسے غیر قوم جو کچھ نہ کچھ دلچسپی رکھتے تھے اور یہودی ہمسائے اور متلاشی بھی تھے۔ بلکہ دراصل انکی حالت ہماری حالت سے بہت حد تک ملتی جلتی تھی۔ چنانچہ ہمارے مقصد کے لئے یوحنا کی انجیل میں یہ بات قابل غور ہے کہ کس طرح یہ غیر طرفدار ہمسائے یا تو مستحکم ایمان سے کلیسیا میں شامل ہوگئے یا پھر کس طرح صریحاً ایمان سے علیحدہ ہوگئے۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کچھ اسی طرح کا حال ہمارے بشارتی طرز عمل سے بھی کلیسیا میں پیدا ہوسکتا ہے (۱-یوحنا $\frac{1}{3}$)

نیکودیمس کو رات کے وقت ملاقات کا موقع نصیب ہوتا ہے اور اسے الٰہیات کی ایسی تعلیم دی جاتی ہے جسے اسرائیل کے سردار کیلئے بھی ہضم کرنا مشکل ہے (باب 3)۔ لیکن جب وہ رخصت ہوتا ہے تو ہمیں کسی فیصلہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ بلکہ اسکے بہت عرصہ بعد اسکے بارے میں مسیح کا خفیہ طور پر شاگرد ہونے کا شبہ پایا جاتا ہے ($\frac{7}{48\text{-}52}$)۔ لیکن بالکل آخر میں وہ ایک ایسے شاگرد کی حیثیت میں ظاہر ہوتا ہے جس نے مسیح مصلوب کی عزت اور محبت کیلئے خدمت کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہو۔ وہ کس وقت روح القدس سے پیدا ہوا؟ اسکا جواب اسکا خداوند یوں دیتا ہے کہ تم نہیں جانتے ($\frac{3}{8}$) سامری عورت کے روحانی اور مذہبی تصورات جو گناہ اور علاقائی تعصب سے ٹیڑھے ہو چکے تھے کس نرمی سے درست کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اعلیٰ ترین مکاشفہ کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔ تاہم کسی نہ کسی طرح وہ اس مقام تک پہنچ ہی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

اسکے برعکس وہ یہودی جنہوں نے اسے قبول کیا تھا ($\frac{8}{31}$) اور جو غالباً ان
سے جو اس پر سچے دل سے ایمان لائے تھے کمزور ایمان رکھتے تھے حالانکہ انہیں
خداوند کی تعلیم پر قائم رہنے کی ترغیب بھی دی گئی تا کہ وہ اسکے سچے شاگرد
ثابت ھوں اسی باب کے اختتام سے پہلے ھی پتھر اٹھا کر اس پر پھینکنے کو تیار ھوگئے
لیکن اسرائیل کے چرواھے نے انکی حفاظت کرنے کی انتہائی کوشش کی ۔ مگر سب سے
تاریک سرگزشت تو یہودہ اسکریوتی کی ھے جسے یوحنا رسول خاص احتیاط سے پیش
کرتے ھیں ۔ وہ اس شاخ کی طرح ھے جو تنظیمی اعتبار سے مسیح میں پیوند کی گئی اور ایک
خاص بلاھٹ کے وسیلہ خدمت میں علانیہ طور پر شریک کی گئی لیکن وہ پھر بھی
حقیقتاً اس میں پیوست نہ ھوسکی کیونکہ دل سے اور روح سے وہ کبھی بھی اپنے خداوند
سے پیوست نہ ھوسکا ۔ ان لوگوں کیطرح جنکا ذکر ($\frac{8}{31}$) میں کیا گیا اسکا ایمان بھی
سطحی ایمان تھا جو تہ دل سے فیصلہ کر کے کبھی اسکے تابع نہ ھوسکا ۔ مسیح کی محبت
اور مسیح کی خوشی کے پھل پیدا کرنیکی بجائے اسکی پژمردہ روح نے بے ایمانی اور
غداری کے کڑوے پھل پیدا کئے جنکا نتیجہ اسکے لئے آگ بن گیا ۔ ایک ھی کلام
جب اسی گروہ کے دوسری قسم کے لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ جو ایمانداری
کا امکان رکھتے تھے دو مختلف اور بنیادی طور پر الگ قسموں میں بٹ گئے۔ میں دنیا
میں عدالت کے لئے (یعنی انسانوں کو پرکھنے اور انہیں الگ کرنے کے لئے)
آیا ھوں ($\frac{9}{39}$) ۔

یوحنا کی انجیل کی تشکیل سے یہ خیال اور بھی مضبوط ھوجاتا ھے کہ اسکا
اصلی بشارتی مقصد ($\frac{20}{30}$) کلیسیا میں باآواز بلند پڑھنے سے تکمیل تک پہنچتا تھا ۔
اس طرح وہ جو دلی طور پر مسیح کے حق میں فیصلہ کر چکے تھے اور وہ جو ابھی
تک ابتدائی مرحلوں میں تھے ($\frac{2}{11}$) دونوں ایک ھی وقت میں فائدہ حاصل کرسکتے
تھے ۔ یوحنا کی انجیل کا طرز بیان مشرق لوگوں کے علانیہ پڑھنے کے طریقے کیلئے
آواز کے اتار چڑھاؤ کے پیش نظر نہایت ھی موزوں ھے :

جو جسم سے پیدا ھوا جسم ھے
جو روح سے پیدا ھوا روح ھے

تعجب نہ کرو جب میں یہ کہتا ھوں
کہ تمہیں اوپر سے پیدا ھونا ضرور ھے ($\frac{3}{6-7}$)

روح ھے جو زندگی بخشتا ھے
جسم کے پاس دینے کو کچھ بھی نہیں

Scanned with CamScanner

جو باتیں میں نے تم سے کہیں روح ہیں
اور وہ زندگی بھی ہیں۔ ($\frac{6}{63}$)

تم زمین سے ہو
میں آسمان سے ہوں۔
تم اس دنیا کے ہو
میں اس دنیا کا نہیں

میں تم سے کہہ چکا ہوں
تم اپنے گناہوں میں مرو گے
ہاں اگر تم یقین نہ کرو کہ میں وہی ہوں
تو تم اپنے گناہوں میں مروگے ($\frac{8}{23}$ الخ)

اگر ہم اس بات پر اپنے موجودہ حالات کے تحت یعنی انجیل کی بشارت کے بارے میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہماری کلیسیائیں غیر مسیحی مہمانوں کو جو کبھی کبھار عبادتوں میں آتے ہیں اس بات کی دعوت دینگی کہ وہ آئیں اور کلیسیا کی کارگردگی میں دلچسپی لیں۔ اور اس میں شریک ہوجائیں۔ اگر ہماری کلیسیا میں ایسا ہو تو ہمیں خاص احتیاط برتنا ہو گی۔ جیسا کہ پولوس رسول نے آگاہ کیا ہے کہ ہمارے مہمان یہ خیال لیکر نہ جائیں کہ ہم یاتو متعصب ہیں یا حواس باختہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ بار بار واپس آئیں اسلئے ہم اس بات میں احتیاط برتیں کہ وہ نہ تو حد سے زیادہ گرمجوشی سے خوش آمدید کے باعث پریشان ہوں نہ سرد مہری یا بے رخی سے گھبرا جائیں۔ ہم اپنی دعاؤں کا رخ بھی ان کی طرف نہ کریں۔ نہ ان کے لئے ایسی دعا مانگیں کہ "اے خدا! اگر ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص ہو جو نجات یافتہ نہیں تو........"۔ لیکن ہم اپنے آپ کو بھی شریک کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ "اے خداوند! ہم سے کلام کر"۔ ہم اپنے مہمانوں کے لئے گیت کی ایسی کتاب مہیا کریں جس میں موجودہ اور گذشتہ زمانہ کے اعلیٰ قسم کے زبور اور گیت دستیاب ہوں۔

نیز ہم اسبات میں بھی احتیاط سے کام لیں کہ مجلس کا صدر سلیقہ اور ملائمت سے جلسہ کی کارروائی چلا سکے۔ اور یہ بھی دیکھ لیں کہ وعظ کرنیوالا ہر طرح اپنے کام کے لائق ہو۔ سب چیزیں سلیقہ سے اور باقاعدگی سے ہونا چاہئیں۔

بپتسمہ اور عشائے ربانی کے بارے میں احکام کی تعلیم کلیسیا میں مکمل طور پر استعمال میں لانی چاہئے۔ کم از کم اپنے بچوں ہی کے لئے جو جائز طور پر کلیسیا کے متعلقین میں سب سے اہم جزو تصور ہونے چاہئیں۔

Scanned with CamScanner

چونکہ ساکرامنٹ جو ہمارے ایمان کا مرکزی جزو ہیں ڈرامائی انداز میں پیش کئے جاتے ہیں اور جن میں فقط ایماندار ہی شریک ہوتے ہیں تو یہ با اقرار کلیسیا اور متعلقین میں مؤثر حد فاصل ثابت ہو گی کبھی کبھی خلل انداز اور دل شکن تجربات کا بھی سامنا کرنا پڑ گا۔ ہم انہیں ناپسند تو کرینگے اور یہ چاہینگے کہ اگر وہ نہ ہوں تو بہتر ہو۔ لیکن اس سے بڑھکر بات یہ ہے کہ ہم اس حقیقت کا سامنا کرتے ہوئے گھبراتے ہیں کہ ہم خود بھی کلام کی عدالت کے تحت ہیں اور ہماری اپنی نجات کیلئے بھی کلام کو اپنے دلوں میں حلیمی سے جگہ دینا لازم ہے۔ (یعقوب $\frac{1}{21}$) لیکن خوشخبری دینے میں اور طرح بھی خلل اندازی اور دلشکنی ممکن ہے۔ انجیل کی پیغام رسانی میں بہت سا بیج ضائع ہو جائیگا۔ اور ممکن ہے کہ عدم دلچسپی کیوجہ سے بائیبل کلاس کو بند ہی کرنا پڑے۔ نہایت خوبصورت کتابوں کو پھاڑ دیا جائے یا ناشائستہ الفاظ لکھکر انہیں واپس کر دیا جائے۔ لیکن بقول پولس رسول "میں سب آدمیوں کیلئے سب کچھ بنا ہوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں (۱ کر $\frac{9}{22}$)

— ترجمہ: ڈاکٹر قیوم ڈسکوی

شعلہ

شعلے ہی سے شمع کو ملتا ہے شب بھر کا جلال
روح تابندہ کو جل کر ہی میسر ہے کمال

جسم فانی خاک ہے، اور آدمی حیوان ہے
روح حق کے شعلے سے ہی سے آدمی انسان ہے

— قیوم عارف ڈسکوی۔

سیالکوٹ کنوینشن

بمقام :— سی۔ٹی۔آئی سکول بارہ پتھر سیالکوٹ۔
تاریخ :— ستمبر ۲۱ تا ۲۶ ۱۹۷۱ء
مضمون :— کلیسیا کیلئے خدا کا کلام
خاص آیت :— ۱۔ کرنتھوں ۱ : ۲۳،۲۴

اپنی دعاؤں میں خاصکر یاد رکھیں

فاتح عالم

– پادری پروفیسر اقبال نثار
تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

''دنیا میں مصیبت تو اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں،، $\frac{16}{33}$

سرسری طور پر دیکھنے سے یہ دعویٰ حلیم اور فروتن یسوع کی زبانی ناقابل یقین معلوم ہوتا ہے۔ شاید اگر قیصر یا ہٹلر اس قسم کا دعویٰ کرتے تو ہم بآسانی ان کا یقین کر لیتے۔

یہ یسوع کون ہے جو ایسی باتیں کہتا ہے۔ ایک گلیلی! دیہاتی لباس میں جس کے دوست مفلس ہیں، غریب ہیں۔ دنیا کی نگاہ میں حقیر ہیں۔ جن کا کوئی عہدہ یا رتبہ نہیں۔ اور جن کے پاس دنیا کی دولت بھی نہیں۔ متی $\frac{8}{20}$ ''.... لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں،،۔ وقت نزدیک ہے جب اس پر بغاوت اور سازش کا الزام لگایا جائیگا اسے ظالم سپاہیوں کے ہاتوں میں دیا جائیگا۔ اسے ٹھٹھوں میں اڑایا جائیگا اور وہ اعلانیہ طور پر صلیب کی لعنتی موت کے گھاٹ اتارا جائیگا۔ لیکن اس کے باجود مسیح نے نہایت سادگی، صفائی اور دلیری کے ساتھ کہا ''میں دنیا پر غالب آیا ہوں،،

لفظ دنیا پر غور کریں۔ دنیا سے یسوع کی کیا مراد ہے؟ موجودہ جہان کا نظام اور سارا سلسلہ، دنیا کا موجودہ نظام جو ساری نسل انسانی میں رائج ہے۔ سارا نظام جو انسان کے گناہ اور ابلیس سے متعلق ہے۔ اس دنیا کے سردار کے زبردست اثر و رسوخ سے رائج اور جاری ہے۔

دنیا کا یہ نظام نہ تو خدا کے ارادہ سے ہے نہ ہی اس کی مرضی سے ہے اور نہ دنیا ہی کو پیدا کرتے وقت خدا کا یہ مقصد ہی تھا۔ کہ دنیا اس قسم کی ہو۔ '' دنیا ان چیزوں کا مجموعہ ہے جن میں دولت، جائدادیں، طاقتیں اور عیش و عشرت

Scanned with CamScanner

شامل ھے۔ ان تمام چیزوں کو ابلیس نے اس طور پر منظم کیا ھے تاکہ لوگ خدا سے علیحدگی اختیار کر کے اس کے وجود اور اس کی ھستی سے انکار کر جائیں۔ وہ خدا کی شہنشاھیت کو ترک کر دیں۔ اس نے انسانی دل کو پلید اور ناپاک کر دیا ھے تاکہ خدا انسانی دلوں میں حکومت اور سکونت نہ کر سکے۔ ابلیس نے اس جہان کو طاقت، لالچ، خود غرضی، حرص، طمع اور عیاشی کے اصولوں سے منظم کیا ھے۔ اس نے دنیا کو اس طور پر منظم کیا ھے کہ دنیا خدا کو اپنی سرحدوں سے علیحدہ کر دے اور ابلیس کا راج اور حکومت ھو۔

اس دنیا میں سائنس، دولت، مذھب پرستی، تہذیب و تمدن کا دور دورہ تو ھے لیکن یہ ساری باتیں صنعتی، تعلیمی، قومی اور سیاسی جنگجوئی پر مبنی ھیں۔ جہاں تک انفرادی نظریات کا تعلق ھے دنیا سے مراد ھے " وہ جو خدا پر دروازے بند کر دے "۔ اگر ھم یہ دیکھنا چاھیں کہ کونسی چیز خدا کی طرف سے ھے اور کونسی دنیا کی ھے تو ھم اس معیار پر اس کو پرکھ سکتے ھیں کہ کون سی چیز خدا پر دروازے بند کر دیتی ھے۔ ھمارے نزدیک دنیا وہ ھے جو اپنے دستوروں، قوانین، اپنی طاقت، اپنی حکومت اپنے فیشن سے ھم کو گھیرے میں لا کر ھمیں خدا سے ھمیشہ کیلئے جدا اور علیحدہ کر دیتی ھے۔ یہ دنیا اپنے اندر بڑی جاذبیت اور کشش رکھتی ھے۔ یہ اپنے اندر عجیب قسم کی مقناطیسی قوت رکھتی ھے۔ اور بری طرح سے انسانوں کو اپنے ظالم جبڑوں میں دبا کر ھلاک اور برباد کر دیتی ھے۔ کروڑوں انسانوں نے اس دنیا سے شکست فاش کھائی اور اس کے ھاتھوں مغلوب ھوئے لیکن صرف ایک ھی تھا جو اگرچہ اس ظالم دنیا کے ھاتھوں بہت بری طرح سے آزمایا گیا جس طرح کوئی اور آزمایا نہ گیا لیکن وہ نہایت ظفر یابی اور فتح مندی سے اس پر غالب آیا اور للکار کر کہا " .... میں دنیا پر غالب آیا ھوں "، وہ ان سب پر سے دنیا کا غلبہ دور کر دیتا ھے جو نجات کی بے بیان خوشی حاصل کر کے یسوع کے ساتھ بذریعہ ایمان پیوست ھو جاتے ھیں۔ یہ وھی ھے جو یہ نعرہ بلند کرتا ھے کہ " .... میں دنیا پر غالب آیا ھوں "۔

جب وہ ھم میں سکونت پذیر ھوتا ھے تو ھم بھی اس لازوال، لاثانی اور غیر فانی غلبہ میں شریک ھو جاتے ھیں۔ " کیونکہ جو تم میں ھے وہ اس سے بڑا ھے جو دنیا میں ھے "، ھماری تواریخ کی کتابیں ھم پر یہ ظاھر کرتی ھیں کہ اسکندر اعظم نے دنیا کو فتح کیا اور اس کے بعد وہ بیٹھا اور رو کر کہنے لگا " اب اور کوئی دنیا باقی نہیں رھی جس پر میں فتح پاؤں "، یہ بیان کس قدر غلط ھے۔ جھوٹ، بطلانوں کا بطلان اور ھوا

Scanned with CamScanner

کی چران ، کیسا غرور ، تکبر اور گھمنڈ ، سچ تو یہ ہے کہ اسکندر چھوٹی سی عمر میں شراب کے نشے میں مر گیا ۔ دنیا اس پر غالب آئی ۔ دنیا نے اس پر فتح پائی ۔

حقیقی فاتح اور سورما وہ ہے جو اپنے اندرونی جہان اور دنیا پر غالب آتا ہے ۔ اور وہ صرف ایک ہی ہے ۔ ''یسوع ،، یسوع کا یہ یقینی دعویٰ ایکدم ہمارے سامنے یہ سوال پیش کر دیتا ہے۔ کس طور سے وہ '' دنیا پر غالب آیا ،، یہ سود مند ہوگا کہ پہلے ہم اس کی فتح اور اس کے غلبہ کو بطور نظرثانی ملاحظہ کریں اور اس کے ساتھ ہی ہم اس کا اپنے آپ سے تعلق پیدا کریں ۔

۱ وہ دنیا کی خوشامدوں پر غالب آیا ۔

دنیا میں کوئی اور ایسا نہیں ہوا جس کے پاس اس قسم کی مقناطیسی قوت یا معجزانہ قدرت ہو ۔ جس کے پاس لازوال حکمت یا دانائی ہو ۔ حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں ۔ وہ لاثانی فصاحت و بلاغت کا مالک تھا ۔ کسی کے پاس ایسی طاقت نہ ہے نہ تھی ۔ جو انسانوں اور بدروحوں ہر دو پر غالب آسکے ۔ یسوع نے انسانوں اور بدروحوں ہر دو پر فتح پائی ۔ بدروحیں اس کے سامنے تھرتھراتی اور کانپتی ہیں ۔ کوئی ایسا نہ تھا جس نے ہجوموں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہو ۔ لوگ اس کی قوت کو دیکھ کر حیران ہو جاتے تھے ۔ ''یہ کون ہے کہ ہوا اور پانی بھی اس کا حکم مانتے ہیں ،، ۔ کام اور کلام میں قدرت والا نبی ہے ،، ۔ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا وغیرہ ۔ اس نے دنیا کو مکمل طور پر مغلوب کر دیا ۔ جب ابلیس نے اپنا پہلا وار اس پر کیا تو اس نے خوشامد سے کام لیا (متی ۴ : ۳،۶) لیکن ابلیس اور انسان ہر دو کی خوشامد اس حلیم اور فروتن یسوع پر اثر انداز ہو کر اسے مغرور اور متکبر نہ بنا سکی ۔ (یوحنا $\frac{6}{45}$ ، لوقا $\frac{11}{27،28}$) وہ جس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی وہ دنیا پر غالب آیا ہے ۔

یوحنا $\frac{6}{45}$ '' پس یسوع یہ معلوم کر کے کہ وہ آ کر مجھے بادشاہ بنانے کیلئے پکڑا چاہتے ہیں ۔ پھر پہاڑ پر اکیلا چلا گیا (لوقا $\frac{11}{27،28}$) ''مگر زیادہ مبارک وہ ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ،، ۔

۲ ۔ خداوند دنیا کے کینہ پر غالب آیا ۔

کوئی ایسا نہیں جسے اس طور پر ستایا گیا ۔ مذہبی ریاکاروں نے اسے بے دردی سے ستایا اور پریشان کیا ۔ سیاست دانوں نے اسے بہت دکھ دیئے ۔ اور اپنے سیاسی پنجوں میں گرفتار کرنے کی انتہائی کوشش کی ۔ دولت کے پجاریوں نے اسے اذیت پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ۔ شکاری کتوں کی مانند وہ دن اور رات

Scanned with CamScanner

اس کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے خون کے پیاسے رہے۔ وحشی درندوں کی مانند اسے ہڑپ کر جانے کے درپے رہے۔ لیکن انہوں نے اپنے وحشیانہ سلوک اور ظالمانہ رویہ کے باوجود بھی صلیب پر سے اس کے منہ سے کیا سنا۔ ''اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔''

۳۔ وہ دنیا کے اصولوں پر غالب آیا۔

اس نے کبھی بھی اپنی غرض یا اپنے مطلب کے لئے اپنی طاقت کو استعمال نہ کیا۔ اس نے مخالفت یا دشمنی کے پیش نظر یا موجودگی میں اپنے پیغام میں کوئی رد و بدل نہ کیا۔ اس نے کبھی کسی کو خوش کرنے کی نیت سے یا کسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی نیک نیتی اور خلوص اور دیانت داری کو بالائے طاق نہ رکھا۔ وہ لینے میں نہیں بلکہ دینے میں خوشی محسوس کرتا تھا۔ وہ حسد کرنے کی بجائے تعاون کرتا تھا۔ وہ ظلم کرنے کی بجائے ہمدردی اور محبت کرتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو خوش کرنے کی بجائے دوسروں کی خوشی کا سبب بنتا تھا۔ وہ سراپا محبت۔ بے غرضی پاکیزگی اور تقدیس کا مجسمہ تھا۔ وہ دنیا کے اصولوں کی پرواہ نہ کرتا تھا کہ محبت کرنے والوں سے ھی محبت کی جائے۔ وہ ان اصولوں سے بالا تر تھا۔ وہ دوسروں کے لئے مر گیا تاکہ اس کی موت سے دوسرے زندہ ہو جائیں۔

۴۔ وہ دنیا کے سردار پر غالب آیا۔

بیابان کے پہلے حملے سے لیکر گتسمنی کے آخری وار تک خداوند کے دشمن یعنی ابلیس نے معلوم کیا کہ وہ اس کا مقابلہ کر رہا ھے۔ جو لشکروں کا خداوند ھے اور جو اس قدر مضبوط اور طاقت ور ھے کہ وہ خود اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ گتسمنی میں داخل ہوتے وقت یسوع یہ کہنے کے قابل تھا۔ ''-----دنیا کا سردار آتا ھے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔'' (یوحنا $\frac{14}{30}$)

دکھ کے اس باغ میں جہاں اس کا پسینہ لہو کی بوندیں بن کر ٹپک رہا تھا اور جب اس نے نہایت فاتحانہ انداز میں نعرہ بلند کیا میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔'' تو ابلیس کا کام تمام ہو گیا۔ اور یسوع پر اس کا آخری وار بھی خالی گیا۔ ابلیس بہت بری طرح کچلا گیا (کلسیوں $\frac{2}{14،15}$)

(ا) ۔ موت پر ۔ (۱ ۔ کرنتھیوں $\frac{15}{3،4}$ ، $\frac{15}{54،57}$)

(ب) ۔ قبر پر ۔ قبر اس کو اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی۔ خالی قبر اس بات کا ثبوت ھے کہ وہ زندہ ھے۔ اور تا ابد زندہ رہے گا۔

Scanned with CamScanner

(ج) ۔ اس کے بہت سے اثبات میں سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کی کلیسیا اس دنیا میں موجود ہے اور سب سے بڑھ کر ۔

(د) ۔ وہ ایمانداروں کے دل میں زندہ ہے ۔ وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ گناہ کے مزدوروں کو زندہ کرتا ہے (فلپیوں $\frac{2}{1}$) اور ان کو یہ پیغام دیتا ہے جو موت کی حالت میں ہیں ۔ جو خوفزدہ ہیں ۔

مکاشفہ $\frac{1}{17,18}$ "۔۔۔۔ اس نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا دھنا ہاتھ رکھا کہ خوف نہ کر ۔ میں اول اور آخر اور زندہ ہوں میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدلآباد زندہ رہوں گا اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں ۔" کیا میں اور آپ دنیا پر غلبہ پا رہے ہیں ؟ کون غلبہ پا سکتا ہے ؟

۱ ۔ یوحنا $\frac{5}{4,5}$ "۔۔۔۔ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے ۔ دنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے ۔ سوا اس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے ۔" جس قسم کی دنیا پر خداوند غالب آیا کیا ہم بھی اس پر غالب آتے ہیں ۔

ہم یسوع یعنی مجسم کلام اور تحریری کلام کے اس قدر نزدیک رہیں کہ دنیا کا ہلاک کن اثر ہم پر نہ ہو سکے ۔ اور ہمارے ذہن ہر قسم کے دنیاوی خیالات سے بالا رہیں ۔

مسیحی تجربہ کا سب سے بڑا عجوبہ یہ ہے کہ تقدیس شدہ دل میں وہ قادر و فاتح خود حکومت کرتا ہے اور پاک روح سے ایماندار کے دل کو معمور کر کے اس کو اپنی فتح میں شریک کرتا ہے ۔ وہ ہر روز اپنی زندگی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے اور ہر ایک قسم کے ڈر اور خوف سے آزاد رہنے کا وعدہ کرتا ہے ۔

کیا دنیا پر غالب آنے والا یسوع آپ پر بھی غالب آیا ہے ؟ کیا تا ابد زندہ یسوع آپ کے دل میں بھی ہے ؟ یسوع مسیح کل ۔ آج بلکہ ابد تک یکساں ہے ۔ اس کے یہ الفاظ سنیں جو آپ کو برکت دیں گے ۔

"۔۔۔۔ میں دنیا پر غالب آیا ہوں ۔"

Scanned with CamScanner

خدا کی بادشاہت

— قیوم عارف ڈسکوی

وقت کے پردوں میں پنہاں ھے درخشندہ امید
روح پرور، جانفزا، کیسی حسیں، کیسی سعید

اسکی تابانی سے روشن ھے زمانوں کا نظام
انبیاءؑ کی آرزوؤں کا وھی محور سعید

وہ الٰہی بادشاہت، نور کی دنیا ھے وہ
روز و شب مومن مناتے ھیں وھاں صلح کی عید

ساری قومیں اس میں لاتی ھیں خزانے بہتریں
تاکہ فضل حق سے آئے دھر میں دور جدید

حق سکھائیگا انہیں مہر و محبت کا سبق
خود فدا ھوگا خدا کی قوم پر ابن وحید

راستی مہر و وفا بنیاد ھیں اس دور کی
چمکینگے حق کی ضیا سے حق پرستی کے شہید

وہ ذخیرہ حسن کا ھے، عہد وہ سچائی کا
نہ بدی کا دخل ھو گا، نہ وھاں کوئی پلید

قربت حق سے وہ ھے آرامگاہ روح و جاں
ملجا و ماویٰ وھی ھے جب ھو طوفان شدید

دھکتے صحراؤں میں وہ سرد سائے کی چٹان
تشنہ لب راھی کا چشمہ ھے وھی پر از امید

روح انسانی کی بیداری، مسلسل تا ابد
خواب کی تعبیر، ھر امید تکمیل جدید

Scanned with CamScanner

ھیں مخالف اسکے جو ابلیس کے ھیں ھمنوا
کوشش ناکام کر سکتی نہیں اسکو بعید

زندگی کی وہ فتحمندی، وہ مرگ موت ھے
کیونکہ اسکے شہریوں میں بستی ھے الفت شدید

کرکے ازلی سے محبت سب ھی ابدی ھو گئے
موت ممکن ھی نہیں جنکی خوشی ھے حق کی دید

اسکے وارث ھیں جہاں کے پاکدامن، پاکدل
جو محبان بشر ھیں سنتے ھیں حق کی نوید

وہ مسیح میں شاخ کی مانند قائم ھیں سدا
جس میں ممکن ھی نہیں ھرگز کوئی قطع و برید

آج کل ھیں صاف ظاھر اسکی آمد کے نشاں
روز محشر کو تبھی کہتے ھیں ھم خوش آمدید

شاہ فضل و مہر خود وارد ھوا ھے دھر میں
شاھد حقانیت کی پھر ھوئی آمد کی عید

محفوظ خزانہ

جزر و مد ممکن نہیں ھرگز ارادوں میں تیرے
ھے وھاں محفوظ ماضی کا متاع بے بہا

بادشاھت میں تیری تکمیل شان حال کی
روز فردا کا وھیں ھوتا ھے ھر وعدہ وفا

—عارف ڈسکوی

Scanned with CamScanner